Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:9 (1979)

قرآن مجید اورچند فارسی امثال

ڈاکٹر محمد ریاض

قرآن مجید آخری صحیفہ ہدایت ہے اور اپنے ماننے والوں پر اس کتاب نے کئی طرح کے دینی، فکری اور لسانی اثرات ڈالے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی آبادی اسی کروڑ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ ان کے نزدیک رنگ، نسل، محدود وطنیت اور لسانی عصبیت کی قیود ناپسندیدہ ہیں۔ تاہم قرآن مجید چونکہ عربی زبان میں ہے، اس لئے اس زبان کے ساتھ مسلمانوں کی شدید جذباتی وابستگی واضح ہوجاتی ہے۔ قرآن مجید مسلمانوں کےذریعے غیر مسلموں پر بھی غیر معمولی لسانی اثرات ڈالتا رہا ہے۔ نسخ اور نستعلیق خط کی بحث سے قطع نظر، قرآن مجید کے رسم الخط میں فارسی اردو، عثمانی عہد تک کی ترکی اور ہماری جملہ علاقائی زبانیں لکھی جاتیں ہیں۔ قرآن مجید چونکہ اساس دین اور دستور حیات ہے، اس لئے حفاظ کرام کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کا کچھ نہ کچھ حصہ حفظ ہوتا ہے اور متدین مسلمانوں کا اس کے الفاظ اور معانی پر توجہ دینا، بدیہی امور میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادیوں والے ممالک اور مناطق میں متداول زبانیں قرآن مجید کے الفاظ و معانی سے معمور نظر آتی ہیں۔ فارسی، عربی سے خاصی اقرب زبان ہے، اس لئے عربی اور فارسی ادب کی ہم آہنگی باعث تعجب نہیں۔ اسی طرح فارسی ادب کی مختلف شئون پر قرآن مجید کے الفاظ و معانی کا اثر مسلمہ ہے۔ تاہم مسلمہ امور کی کسی ایک شق کا مطالعہ بھی کم اہم نہیں ہوتا۔ یہاں ہم ایک فارسی مخطوطے کی رو سے چند ایسی فارسی امثال کے نمونے فراہم کر رہے ہیں جو آیات

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

قرآن مجید کے فیضان سے وجود میں آئی ھیں۔

تہران یونیورسٹی کے مرکزی کتب خانے میں نمبر ۳۶۹۲ کے تحت ''قرۃ العین،، کے عنوان سے ایک مخطوطہ ملتا ھے جو ۸۶۷ ھجری کا لکھا ھوا ھے۔ مؤلف کا نام نامعلوم ھے مگر تہران میں مجلس شورائے ملی کے کتب خانے میں ''قرۃ العیون،، کے عنوان سے اسی کتاب کا ایک دوسرا مخطوطہ موجود ھے۔ اس میں مؤلف کا نام مرزا یوسف لاھیجی مرقوم ملتا ھے۔ کتب خانہ فاتح استنبول کی فہرست ایک مزید نسخے کی مظہر ھے (نمبر ۴۰۶۴) جو ۷۲۲ ھجری کا لکھا ھوا ھے، اور جس میں مصنف کوئی ''قاضی اویس،، بتایا گیا ھے۔ حاج خلیفہ کی ''کشف الظنون،، آقا بزرگ تہرانی کی '' الذریعہ الی تصانیف الشیعہ،، اور علامہ علی اکبر دھخدا کی ''امثال و حکم،، میں زیر بحث کتاب کا نام کبھی ''قرۃ العین،، آیا ھے اور کبھی ''قرۃ العیون،، مگر اس کے مصنف کی کیفیت ابھی بحث طلب ھے۔ البتہ کتاب چھٹی صدی ھجری میں لکھی گئی ھوگی کیونکہ اس میں سیف الدولہ محمود اور مسعود سعد سلمان کے اشعار منقول ھیں۔ مصنف کوئی فارسی زبان کا عالم تھا، جسے قرآن مجید اور عربی ادبیات میں تبحر حاصل رھا ھے۔ اس نے کتاب کو چار اقسام (ابواب) میں منقسم کیا اور ھر قسم کی چند فصول (ذیلی ابواب) متعین کیں۔ پہلا باب ان فارسی امثال (ضرب الامثال) کے بارے میں ھے جو قرآن مجید اور عربی ادب سے اثر پذیر یا ماخوذ ھیں۔ ھماری یہ گفتگو بیشتر اسی باب سے ماخوذ ھے۔ دوسرے باب میں قرآن مجید اور عربی ادب سے ماخوذ فارسی محاورے ملتے ھیں، تیسرے میں آیات کلام اللہ پر مبنی بعض حکایات ھیں اور چوتھے باب میں فارسی شاعری پر قرآن مجید کے اثرات اور تلمیع کی صفت (ایک عربی اور دوسرا فارسی مصرع) کا بیان۔ تیسرے باب میں مذکور بعض باتیں وھی ھیں جو چھٹی صدی ھجری کے ایک

دوسرے ایرانی مصنف نظامی عروضی سمرقندی نے ''چہار مقالہ،، کے مقالہ ''دبیری،، میں لکھی ہیں - اخلاق محسنی (محسنین) کے مصنف ملا حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ ہجری) نے بظاہر اس کتاب کی القسم الثالث سے استفادہ کیا ہے - القسم الرابع کے چند نمونے حسب ذیل ہیں :

بد می کنی و نیک طمع می داری ''یحبون ان یحمدوا(۱) بمالم یفعلوا،،
هم بد باشد سزائے بد کردارے ''وجزاء سیئة(۲) سیئة مثلها،،
گر با تو وفا کنم نمی دارد سود ''و اذا انعمنا علی(۳) الانسان اعرض،،
ور نیز جفا کنم بیاز اری زود ''و اذا مسه(۴) الشرکان یؤسا،،
زنگ از دل غمناک نزد اید کس روزیت نکاهد و نیفزاید کس
باآنکه خدائے کرد برناید کس و ان درکه خدائے بست ناکشاید کس

آخری دو شعروں (رباعی) میں شاعر کے پیش نظر یہ آیہ مبارک تھیں کہ:

و اذا اراد اللہ بقوم سوءاً فلامردله(۵) -

ضرب الامثال کی رنگا رنگی

ضرب الامثال فارسی زبان کی ہوں یا اردو کی، ان کی رنگا رنگی میں کلام نہیں - دراصل قادر کلام شاعر اور مبتکر مصنف کوئی مثل وجود میں لاتے ہیں مگر ضروری نہیں کہ کسی مثل کے کلمات اور اس کا پیرایہ بیان معین رہے - چنانچہ متاخر شعرا اور ادبا نئے ''امثال،، وجود میں لے آتے ہیں اور وہ متداول ضرب الامثال کی جگہ لے لیتے ہیں - مثلاً قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ ہے : محیای و مماتی للہ رب اللعلمین (آیہ ۱۶۲ سورہ ۶ - جسے مختصراً ۶ - ۱۶۲ لکھا جائے گا) ترجمہ یہ ہے کہ ''میری زندگی اور میری موت جہانوں کے پروردگار اللہ تعالی کے لئے ہے،، - ''قرة العین،، کے جو دو مخطوطے ہم نے

دیکھیے ان میں فارسی امثال اس طرح آئی ھیں :

۱ - بندہ و آنچہ در دست بندہ است، خواجہ راست

۲ - آنچہ در دست بندہ است، از آن خداوند است

عربی کی مترادف مثل یوں ھے : العبد و ما فی یدہ لمولاہ

علامہ دھخدا نے ''امثال و حکم،، میں لکھا ھے : بندہ باھر چہ کہ او را تواند بود، خواجہ راست - انھوں نے گلستان سعدی کا یہ مصرع بھی لکھا ھے کہ : بندہ چو دعوی کند حکم خداوند راست - گزشتہ صدی کے ایک ایرانی شاعر نے صفت تلمیح کے ذریعے منقولہ بالا عربی مثل کو یوں نظم کیا ھے :

گیتی زتو و گنج ھما گیتی ازتست   العبد مافی یدہ کان لمولاہ

مگر علامہ دھخدا الفقیر لایملک و یملک کو بھی اسی ضرب المثل کے مترادف قرار دیتے ھیں - لہذا کسی ضرب‌المثل کے کلمات اور الفاظ کا متفاوت ھونا اھم نہیں - خلاصہ یہ کہ ھم یہاں قرآن مجید کی آیات سے ماخوذ یا اثر پذیر چند فارسی امثال کا ذکر کریں گے، مگر یاد رھے متاخر فارسی شعرا یا ادبا نے ان ضرب الامثال کو الفاظ کے نئے نئے جامے بھی دئے ھیں -

محاورات کے ۶ نمونے

مصنف کی روش یہ رھی ھے کہ وہ پہلے عربی ضرب المثل لکھتا ھے اور پھر فارسی - آخر میں وہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ کا حوالہ دیتا ھے - مگر راقم الحروف آیہ مبارک کو پہلے لکھ رھا ھے اور اس کے بعد فارسی مثل کو - عربی ضرب المثل اس وقت ھمارے موضوع سے خارج ھے - عربی اور فارسی زبانوں کے مطالعے کے ضمن میں موجودہ سرد مہری کے پیش نظر، اردو ترجمے کی احتیاج کو پیش نظر رکھا جا رھا ھے -

۱۔ آیہ قرآنی : ان ابراهیم کان امة (۱۲۰ : ۱٦) بے شک ابراهیم خود ایک امت تھے۔

مثل فارسی : او جهانی بود۔ یاد رهے که مولانا روم نے اپنی مجالس سبعہ میں اس آیہ مبارکه سے مسلمانوں کے اتحاد کی اهمیت پر روشنی ڈالی هے۔ امت مسلمه کے سورث اعلی حضرت ابراهیم خلیل الله هیں۔ اس لئے سنت ابراهیم اور اس کی تبعیت اور تکملے میں سیرت محمدی مسلمانوں کے اتحاد اور ائتلاف کی مظهر هے (دیکھیں ماه نامه المعارف لاهور دسمبر ۱۹۷۸ء میں میرا مقاله) فارسی مثل اور محاورے میں بے حد برجستگی هے، مگر اس آیه مبارکه کے روح معانی دیکھنے کے لئے علامه اقبال کی مثنوی رموز بیخودی کے عنوان ''نبوت،، کے تحت اشعار کو مطالعه کرنا چاهئے۔

۲۔ آیه مبارکه : تعا و نوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (۲ : ٥ ۔ نیکی اور تقوی پر تعاون کرو اور گناه و سرکشی پر تعاون نه کرو)

فارسی محاوره : یار حق باشی نه یار باطل

۳۔ آیه شریفه : فبهت الذی کفر (۲٥۸ : ۲ یعنی۔ پس وه کافر ششدر هو گیا)

فارسی محاوره بیان : مبطل راحجت نماند

۴۔ آیه سبارکه : الان حصحص الحق (٥۱ : ۱۲ ۔ اب حق کھل چکا هے۔)

فارسی تعبیر : حق اکنوں ظاهر شد۔

٥۔ آیه شریفه : و مار میت اذ رمیت (۱۷ : ۸ ۔ اور تونے نهیں پھینکا جب تونے پھینکا)

جملہ فارسی : ایں تو نکردی او کرد

۶ - آیہ مقدسہ : فلا تزکوا انفسکم (۳۲ : ۵۳ پس اپنی جانوں کی پاکی کے دعوے نہ کرو)

محاورہ فارسی : خویشتن ستائی مکنید ۔

القسم الاول فی الامثال، کا ایک انتخاب

یہ انتخاب ہم ''قرۃ العین،، کے باب اول کی ترتیب کے مطابق پیش کر رہے ہیں ۔ توضیح طلب امور کی وضاحت بھی کردی گئی ہے ۔

۱ - آیہ قرآنی : والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا (۲۹ : ۶۹ - اور جو لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں، پس ہم انھیں اپنی راہیں دکھائیں گے)

فارسی ضرب المثل : جوینده یا بنده بود ۔

رومی نے اس مفہوم سے نئی امثال بنائی ہیں جیسے :

ہر کہ رنجے دید، گنجے شد پدید　　ہر کہ جدے کرد، در جدے رسید

سایہ حق بر سر بندہ بود　　عاقبت جوینده، یابنده بود

گفت پیغمبرص کہ چوں کوبی درے　　عاقبت زاں در بروں آید سرے

مولانا نظامی بھی مندرجہ ذیل شعر میں کسی حدیث نبوی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ۔

چنیں زد مثل شاہ گوئندہ گان　　کہ یا بندگانند، جویندگان

۲ - آیہ شریفہ : لا تبدیل لخلق اللہ (۳۰ : ۳۰ - اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہے)

فارسی مثل : خوئے کہ باشیر فرو شود با جاں بر آید ۔ یعنی شیر مادر پینے کے زمانے سے جو عادت پڑتی ہے وہ روح نکلنے کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے ۔(۷)

۳ - آیہ مبارکہ : و ان عدتم عدنا (۸ : ۱۷ اور اگر تم پلٹے، ہم بھی

پلٹیں گے)

فارسی مثل : همان خرک سیاه برداشت۔ عربی مثل مندرجہ ذیل شعر کے پہلے مصرعے میں موجود ہے کہ

ان عادت العقرب عدنا لها   و کانت النعل لها حاضره

۳۔ آیہ شریفہ : کل امری بما کسب رهین (۲۱ : ۵۲ - ہر شخص اپنے عمل و کسب کے بدلے رہن ہے)

فارسی مثل : هر بزے را بپائے خود آویزند۔ ''قرة العیون'' کے ایک مخطوطے میں بزے (= ایک بکری) کی جگہ ''مرغے'' (= ایک پرندہ) آیا ہے مگر ''بزے'' کے ساتھ مثل عربی مثل کے ساتھ مطابقت کرتی ہے کہ : کل شاة برجلها معلقة۔ فارسی شاعر انوری ابیوردی کے مندرجہ ذیل شعر میں اسی عربی مثل کی طرف اشارہ ہے :

خصم را گوهر چه خواهی کن که در تدبیر سلک
آن خبر دانی خداوندا که دائم کل شاة

۴۔ آیہ مبارکہ : و الذی خبث لا یخرج الا نکداً (۵۸ : ۷ - جو زمین خراب ہوگئی، اس سے ناقص فصل کے سوا کچھ پیدا نہیں ہوتا)

فارسی مثل : از مار بجز مار بچه چه زاید ؟ ۔ یہ عبارت عربی مثل کا لفظی ترجمہ ہے کہ : لا تلد الحیة الا الحیة۔

۵۔ آیہ مطہرہ : لکل نباء مستقر (۶۷ : ۶ ہر خبر کا محل و مقام ہوتا ہے)

فارسی مثل : هر سخنے را جائے هست۔

۶۔ آیہ مبارکہ : ولو ردوا لعادوا لما نهو عنه (۲۸ : ۶ - اور اگر وہ پلٹیں تو جس کام سے انہیں منع کیا گیا ہے وہی کریں گے)

فارسی مثل : آزموده را آزمودن پشیمانی آرد۔ اس مثل کی دیگر صورتیں بھی ھیں مگر یہ منقولہ صورت عربی ضرب المثل کے مطابق ھے۔ خواجہ حافظ شیرازی کے ایک شعر کے مصرع ثانی میں بھی عربی مثل موجود ھے :

هر چه آزمودم از وی نبوذ سودم   من جرب المجرب حلت به الندمه

شیخ سعدی نے اپنی گلستان میں اس مثل کو یوں ڈھالا ھے : آزموده را آزمودن جهل است۔

۷ - قرآن مجید : هل جزاء الاحسان الا الاحسان (۶۰ : ۵۵ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا بھی کچھ ھے؟)

فارسی : پاداش نیکی، نیکی است۔

۸ - قرآن حکیم : الیس الصبح بقریب (۸۱ : ۱۱ کیا صبح قریب نہیں آپہنچی ؟)

فارسی مثل : فردانیز دور نیست۔

۹ - آیہ متبرکہ : و یضیق صدری ولا ینطلق لسانی (۱۳ : ۲۶ - اور میرا سینہ گھٹتا ھے اور میری زبان رواں نہیں ھے)

فارسی تعبیر : شکم پر تازی است و زبان کار نمی کند۔

یہ مثل تازی یعنی عربی زبان کے حسن تداول پر دلالت کرتی ھے۔ حافظ کے مندرجہ ذیل شعر میں ''دهان پر از عربی است،، بھی اس مناسبت سے ھے کیونکہ عربی زبان کو فصاحت و بلاغت کی معراج مانا جاتا رھا ھے۔

اگرچه عرض هنر پیش یار بے ادبی است

زبان خموش و لیکن دهان پر از عربی است

مگر ایران میں سرہ نویسی (خالص فارسی لکھنے) کی تحریک کے بعض

متعصب حاسیوں جیسے پروفیسر پور داؤد رشتی، نے اس شعر پر ناک بھوں چڑھائی ہے کہ حافظ نے فارسی کے مقابلے میں عربی سے منہ بھرنے پر کیوں فخر کیا ہے، حالانکہ یہ ایک پیرایہ بیان تھا۔ حافظ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حق بات جس زبان میں بھی کہی جائے، مستحسن ہے۔

یکے است ترکی و تازی دریں معاملہ حافظ
حدیث عشق بیاں کن بہر زباں کہ تو دانی

جملہ معترضہ کے طور پر ان معانی میں علامہ اقبال کا ایک اردو شعر بھی دیکھ لیں:

نہ زباں کوئی غزل کی، نہ زباں سے باخبر میں
کوئی دلکشا صدا ہو، عجمی ہو کہ تازی

۱۰۔ آیہ مبارکہ: والذین کفرو اولیاءھم الطاغوت (۲۵۷ : ۲ - ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا، ان کے دوست طاغوت ھیں)۔

فارسی مثل: رخت خربندہ بہ بنگاہ شتربان آرند۔ یعنی گدھے والے کا سامان لوگ اونٹ والے کے ھاں پہنچا دیں گے کیونکہ دونوں ھم پیشہ ھیں۔

۱۱۔ آیہ مقدسہ: واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصہ (۲۵ : ۸ اور اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں ھی کو نہیں پکڑے گا)۔

فارسی مثل: آتش در بیشہ افتد و نہ تر گذارد نہ خشک۔

۱۲۔ آیہ مبارکہ: فان تولوا فانما علیك البلاغ المبین (۸۲ : ۱۶ - پس وہ اگر پلٹ جائیں تو آپ کو بات واضح طور پر پہنچا دینا ھی ھے)

فارسی مثل: برمشاطہ، عروس آراستن بود۔ یعنی آرائش اور کنگھی کرنے والے کا کام دلہن کی آرائش کرنا ھے اور بس۔

۱۳ - آیه قرآن : کانما یساقون الی الموت وهم ینظرون (۶ : ۸ گویا وہ دیکھتے ہوئے موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں)

فارسی مثل : چناں می روی کہ گوئی بہ کشتنت می برند۔

۱۴ - آیه کریمه : ان مع العسر یسراً (۶ : ۹۴ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے)

مثل : خار با خرما بود۔

۱۵ - آیه شریفه : الخبیثات للخبیثین (۲۶ : ۲۴ - ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں)

فارسی : مردار بہ سگاں اولی تر۔ یعنی مردار کھانا کتوں کے لئے ہی مناسب ہے۔

۱۶ - آیه قرآن : اینما یوجهه لایأت بخیر (۷۶ : ۱۶- وہ جدھر کا بھی رخ کرے، خیر و خوبی کی بات نہ لائے گا)۔

مثل : او اگر بہ دریا رود خشک گردد۔

۱۷ - آیه کریمه : لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت (۲۸۶ : ۲ ہر نفس نے جو نیکی کی، اس کا اجر اسی کے لئے ہے اور اس نے جو بدی کی، اس کا عذاب بھی اسی کے لئے ہے)

فارسی مثل : ہر چہ کاری، ہماں دروی یعنی جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

۱۸ - آیه شریفه : و من یکسب اثما فانما یکسبه علی نفسه (۱۱۱ :۴ اور جس نے گناہ کیا اس نے اسے اپنے نفس وجود کا وبال بنا لیا)۔

فارسی مثل : بد مکن و بد میندیش تابدت نیاید پیش۔

۱۹ - قرآن حکیم : لاتزر وازرة وزر اخری (۳۸ : ۵۳ - یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا)۔

فارسی مثل : موسی را بدل عیسی نگیرند۔

۲۰ - آیہ مبارکہ : الشیطان سول لھم و املی لھم (۲۵ : ۴۷- شیطان نے اس کام کو ان کے لئے سہل کردیا اور انہیں لمبی امیدیں دے رکھی ہیں)

فارسی مثل : ایں تعلیم ترا دیو دادہ است۔ یعنی فلاں کرتوت تجھے شیطان نے سکھائے ہیں۔

۲۱ - آیہ قرآن : و ان لیس للانسان الاماسعیٰ (۳۹ : ۵۳ - اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہ جس کی خاطر اس نے کوشش کی ہے)

مثل : ہر چہ نخری نہ بندہ بود

۲۲ - آیہ مبارکہ : من عمل صالحاً فلنفسہ و من اساء فعلیھا (۴۶ : ۴۱ جس نے نیکی کی، پس اپنے لئے کی اور جس نے برائی کی، پس اس نے بھی اپنے لئے کی)

فارسی مثل : مردم نیکی و بدی بہ سوئے خود کنند۔

۲۳ - قرآن مجید : و فوق کل ذی علم علیم : (۷۶ : ۱۲ اور ہر صاحب علم سے بالا تر صاحب علم موجود ہے۔)

فارسی مثل : از زبر ہر دانائے ، دانائے است۔

۲۴ - آیہ مبارکہ : ایطمع کل امرئ منھم ان یدخل جنة نعیم (۳۸ : ۷۰ کیا ان میں سے ہر ایک کو یہ لالچ ہے کہ وہ نعمت سے معمور جنت میں داخل کر دیا جائے گا ؟)

فارسی مثل : ہمہ شب گربہ موش را بہ خواب بیند۔

آیات قرآن اورفارسی اشعار

"قرة العین" کے مصنف نے اپنے زمانے تک کے فارسی شعرا کے ایسے ابیات بھی نقل کئے ھیں جو قرآن مجید کی بعض آیات سے ماخوذ و مستفاد ھیں۔ شعرا کے بارے میں سر دست علم نہیں کہ کونسے اشعار کس کے ھیں، مگر ایک مثال مسعود سعد سلمان لاھوری کے ابیات سے دی گئی ہے۔ اس حصے سے بھی چند مثالیں ذیل نقل کی جارھی ھیں۔

۱ - قرآن مجید : بل کذبوا بمالم یحیطوا بعلمه (۳۹ : ۱۰ بلکه جو چیز ان کے علم کے احاطے میں نہیں آئی، انھوں نے اسے جھٹلا دیا)

فارسی ابیات :

فخر از دانش بود مر مرد را — که خلائق را به سولی راهبر است

مردم جاهل عدوئے عالم است — زانک عالم زو به قیمت برتر است

۲ - آیه متبرکه : ولا یحیق المکر السیئی الا بأهله (۴۲ : ۳۵ - بری چال اس کے فاعل و باعث کو ھی احاطه کرتی ہے)

فارسی اشعار:

بد خواه مرا زمانه بد خواه بس است — کور از زمانه عمر کوتاه بس است

سی چاه کنند که سن در آن چاه افتم — آه چاه کننده را همان چاه بس است

۳ - آیه قرآنیه : و جعلناهم ائمة یدعون الی النار (۴۱ : ۲۸ - اور هم نے ان کے لئے ایسے راهبر بنائے جو انھیں آگ کی طرف هانک رہے ھیں)

فارسی شعر :

هر که را راهبر غراب بود — بی گمان منزلش خراب بود

دوسرے مخطوطے میں یوں ہے :

ہر کہ را راہبر کلاغ بود   بی گماں منزلش به راغ بود

غراب یا کلاغ (کوا) مردار خوری اور ویرانوں میں زندگی گزارنے کی وجہ سے عربی اور فارسی ادب میں منحوس قرار دیا جاتا رہا ہے اور اس میں مقتولوں کو دفن کرنے کے سلسلے میں اس کی اس راہنمائی کا عمل دخل نہیں جو قرآن مجید (۲۷ تا ۳۱ : ۵) میں بیان ہوئی ہے۔ عربی مثل ہے : من یمشی اثر الغراب سیرجع الی الخراب۔

کسی کا عربی شعر ہے :

اذا کان الغراب دلیل قوم   سیھدیھم طریق الھالکینا

۴۔ آیه مطهره : سیجعل الله بعد عسر یسراً (۷ : ۶۵ عنقریب الله تعالی تنگی کے بعد فراخی لے آئے گا)

شعر :

نومید مشو که اومید نماند   کس در غم روزگار جاوید نماند

۵۔ قرآن مجید : لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً (۴۸ : ۵ تم میں سے ہر ایک کا ہم نے ایک راسته اور منہاج بنا رکھا ہے)

فارسی شعر :

خود بد یدامت در جہاں بارے   کار ہر مرد، و مرد ہر کارے

۶۔ آیه شریفه : ام للانسان ما تمنی (۲۴ : ۵۳ کیا انسان جس چیز کی تمنا کرے، وہ اس کے لئے درست ہے ؟)

فارسی شعر :

نه ہر چه مراد دل و جاں خواهد بود   آں کار همیشه همچناں خواهد بود

۷ - آیه کریمه : لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم (۱۰۱ : ۵ ان باتوں کا نہ پوچھو جو بتادی جائیں تو تمہیں برا لگے)

شعر :

از باغ چو مقصود تو انگور بود　　　انگور بخور مپرس کین باغ کراست ؟

۸ - آیه قرآن : یعرف المجرمون بسیماهم(۴۱ : ۵۵ - مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے)

شعر :

از مرد مپرس هیچ اسرارش　　　برچہرش پیدا بود از کردارش

نیز ضرب المثل ہے : اثر صلاح در چهره پیدا بود ۔

۹ - آیت قرآن ہے: اذهبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا (۲۰ : ۴۶ تم نے اپنے پسندیدہ چیزیں دنیا کی زندگی میں تمام کر ڈالی تھیں)۔

فارسی شعر :

هر کس که به تابستان در سایه بخسبد

خوابش نبرد گرسنه شبهائے زمستان

۱۰ - آیه مبارکه : قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت (۱۶ : ۳۳) کہہ دو کہ اگر تم موت سے بھاگے، تو یہ فرار تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا)

فارسی اشعار :

از اجل نیست هیچکس ایمن　　　برهمه خلق مرگ کین دارد

با اجل پایدار می ناید　　　آنک صد حصن آهنین دارد

۱۱ - آیه شریفه : لعل الله یحدث بعد ذالك امراً (۱ : ۶۵ شاید اس کے بعد الله تعالی کوئی صورت نکال دے)

فارسی ابیات :

تا طرف دو دیده تو برهم ساید　　صد بند بلا دست قضا بکشاید

اکنون بارے غماں بیہودہ مخور　　از پردہ غیب تا چه بیرون آید

۲ - آیہ مبارکہ : ذلك بما قدمت یداك (۱۰ : ۲۲)

فارسی ابیات :

گله از روزگار بیهده چیست　　هر چه برماست هم زکرده ماست

ما ستمکاره گشته ایم همه　　گر بما هم ستم کنند راوست

قرآن مجید کے الفاظ و معانی پر مبنی جو نوادر جمع کئے گئے اور جو بدیع و مبتکر کتب مرتب کی گئی ہیں ، ان میں ایک یہ ''قرۃ العین،، بھی قرار پا سکتی ہے - اس لئے ہم نے اسے مختصر طور پر متعارف کروایا ہے ورنہ اس ''کتاب زندہ،، کے فیضان سے تالیف و تصنیف ہونے والی کتابیں ایک لاتعد طومار کا حکم رکھتی ہیں اور علامہ اقبال کے بقول :

رهزناں از حفظ او رهبر شدند　　از کتابے صاحب دفتر شدند

دشت پیما یاں زتاب یک چراغ　　صد تجلی از علوم اندر دماغ (۷)

توضیحات

۱ - قرآن مجید ۱۸۸ :۳ ترجمہ : چاہتے ہیں کہ ان کاموں کی ان کی نسبت سے تعریف کی جائے جو انہوں نے انجام ہی نہیں دئیے -

۲ - ایضاً ۴۰ : ۴۲ - ترجمہ : اور برائی کا بدلہ اسی قسم کی برائی ہو سکتی ہے -

۳ - ایضاً ۸۳ : ۱۷ ترجمہ : اور جب ہم انسان پر بخشش کرتے ہیں تو وہ اینٹھتا جاتا ہے -

۴ - ایضاً آیه قبل - اور جب انسان کو مصیبت آپکڑتی ھے تو وہ مایوس ھو جاتا ھے۔

۵ - قرآن مجید ۱۱ : ۱۳ - ترجمہ : اور جب اللہ تعالی کسی قوم کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ فرمالے تو وہ مصیبت کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی۔

۶ - استنبول ۱۹۳۷ء مرتبہ ڈاکٹر محمد فریدوں بک نافذ۔ ''مجالس سبعہ،، مثنوی معنوی مرتبہ محمد رمضانی (طبع ثانی) تہران ۱۹۷۶ء کے ضمیمے میں دوبارہ شائع ھوئی ھے۔

۷ - مثنوی رسوز بیخودی۔

★ ★ ★